www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **Urdu**
Catagory **current affairs**

---

۱۶ دسمبر

ابھی رابعہ کی تصویر بنا رہا ہوں دوہفتے ہونے کو ہیں مگر ابھی تک تو آنکھیں ہی مکمل نہیں ہو پائیں، بھلا یوں بھی کبھی مصوری ہوئی کہ مصور تصویر کی آنکھوں میں ہی کھو یا رہے، بھئی میرا تو یہی حال ہے جب سے اس قاتل پری کو دیکھا ہے تب سے اسکی آنکھوں میں کھونے کی عجیب عادت سے ہوگئی ہے، بھلا یہ بھی نہ کروں تو کیونکر جیوں؟ ایک زمانہ تھا کہ ان آنکھوں کی ایک جھلک کے واسطے کئی کئی گھنٹے چھت پر دھوپ میں کھڑا رہتا تھا، شروع شروع میں تو دال گلنے کو ہی نہ تھی، خوب نخرے اٹھائے، بہت پاپڑ بیلے تب کہیں جاکر ستم ظریفی میں کمی واقع ہوئی، اور میرا یہ طویل قیام رنگ لے آیا، شادی بھی ہوئی، اور پروردگار نے بیٹے سے بھی نوازا، بڑی روشن زندگی گذر رہی تھی۔ پھر کون جانے کس کی نظر لے ڈوبی جو آباد حویلی تھی سو ویراں ہوگئی، سوچتا ہوں مگر سمجھ نہیں آتا کہ انسان خدا جانے کیوں بربادی کی راہ پر چل پڑا ہے، وہ جنت کی بجائے، جہنم کا مشتاق بنا پھرتا ہے عجب دیوانہ ہے انسان بھی، اگر اسے جہنم میں ہی جانا ہے تو موت کا انتظار کرلے، بھلا اس دنیا کو جہنم بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس ملک میں تو آئے دن یہی کچھ ہو رہا ہے معصوم لوگ بم دھماکوں میں مارے جاتے ہیں۔ اور انکے ورثا تڑپ تڑپ کے جیتے ہیں ایسا ہی ایک رست خیز واقعہ پیش آیا، پشاور کی کہانی گلی میں دن دھاڑے کسی دہشتگرد نے دھماکہ کردیا، کئی گھروں کے چراغ گل ہوئے میری رابعہ بھی اسی میں تھی سڑک کے کنارے خون سے لتھ پتھ تڑپ رہی تھی۔ پھر میں بھی وہی کچھ کر پایا ہوں جو اس ملک کے گھایل لوگ کرتے آئے ہیں، اپنی رابعہ کی یادوں کے سہارے جی رہا ہوں۔ اور اسکی تصویریں بنا رہا ہوں۔ بسا اوقات تو تصویر بناتے بناتے باتیں بھی کرلیتا ہوں کبھی تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ میرے ساتھ ہے اور مجھ سے باتیں کر رہی ہے، اور کبھی کبھی تو بس میں ہی بولے جاتا ہوں، اور وہ خاموش رہتی ہے

Convert webpages to pdf online with PDFmyURL

ابھی تھوڑی دیر پہلے جب اسکی تصویر میں رنگ بھرنے کے واسطے پنسل کو ہاتھ میں لیا تو بے اختیار دل بھر آیا اور میں تصویر کو دیکھ کر کہنے لگا، رابعہ! تیرے جاتے ہی زندگی کس قدر بدل گئی ہے، میں جو محفلوں کا دلدادہ، فضائوں میں اڑنے کا شوقین، تیرے جانے کے بعد کیا سے کیا ہو گیا ہوں، اب پوری دنیا میں جدھر بھی نگاہ اٹھا کر دیکھتا ہوں تو بس مجھے مائوں کی سسکیاں سنائی دیتے ہیں جن کے لعل مکتب میں زبح کیئے گئے تھے، وہ زخم ہیں کہ بھرنے کا نام ہی نہیں لیتے پھر ان پر نئے در نئے زخم ہوئے جا رہے ہیں، کوئی مرہم لیئے آتا بھی ہے تو اس میں مفادات کا بارود اتنا بھرا ہوتا ہے کہ قریب آنے پر بھی جی گھبرا اٹھے، مجھے تو ننھی بچیوں کے وہ لہولہان ہاتھ بے چین کیئے ہوئے ہیں، بھائیوں کی لاشوں پر آہوزاری کرتے کرتے اپنی کمزور کلائیاں ہی گھایل کر بیٹھی تھیں، پھر باپ کی کمر کیا نہ ٹوٹی ہو گی۔

ذرا سوچو تو۔ میں ابھی جس شہر میں رہتا ہوں، یہاں بھی ہر روز انسان مرتے ہیں، انسان مارے جاتے ہیں۔ اب خدا جانے یہ انسان نما کونسی نئی مخلوق مسلط ہو گئی ہے کہ جس نے انسانوں کو ہی اپنے گھروں تک محصور کر دیا ہے، سو میں بھی اب کچھ خاص توقعات نہیں رکھتا، یہ دنیا کیا ہے؟، کیوں ہے؟ کب تک ہے؟ یہ دنیا ہی جانے، اب مجھے اس سے کچھ سروکار نہیں۔

بس صبح میں روزگار کی تلاش میں نکلتا ہوں شام کو پرندے اپنے اپنے گھونسلوں کی اور چلے جاتے ہیں اور میں گھر میں آ کے تیرا انتظار کرتا ہوں، اور ویسے بھی میرا گھر ہی اب میری محبتوں کی دنیا ہے، جہاں نہ کسی کے آنے کا انتظار، نہ کسی کی جدائی کا ڈر، نہ کسی کو پانے کی امید بس میں اور تم کبھی شاعری تو کبھی پینٹنگز میں سمائے رہتے ہیں۔

تب مینے دیکھا کہ رابعہ خاموشی سے میری گود میں سر رکھے لیٹی ہے اس نے میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں بہت بدل گیا ہے اپنا چنٹو اب وہ پہلے جیسی شرارتیں نہیں رہیں اس میں ۔ جب سے وحشی درندوں نے اسے کلاس میں اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ گلا کاٹ کر مار دیا تھا تب سے وہ یہاں نہیں رہتا وہ مجھ سے بہت دور چلا گیا ہے، آتا ہے کبھی کبھی لیکن بہت کم۔ کل تو مجھ سے کہہ رہا تھا کہ ابو آپ کب تک اس جنگلی دنیا میں رہو گے آپ میرے

Convert webpages to pdf online with PDFmyURL

ساتھ چلیں جہاں میں رہتا ہوں وہاں سکوں ہی سکوں ہے، کوئی کسی کو نہیں مارتا، سب پیار سے رہتے ہیں، اب کون بتائے چنٹو کو، وہ تو ابھی بچہ ہے، اسے کیا خبر کہ اس زندان نما جہان میں انسان اپنی مرضی سے تو آیا ہی نہیں کبھی، وہ تو پروردگارِ عالم کا فیصلہ تھا تو آنا پڑا، اب بھی تو اسی کے بلاوے کا انتظار کرتا ہوں، ورنہ اب کیا امیدیں یہاں سے وابستہ رہ گئیں کہ یہاں ٹکا رہوں۔

رابعہ اٹھی اور میرے سامنے ہو کر بیٹھ گئی، اسکی آنکھوں میں نمی تھی، وہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر بول نہ سکی پھر اٹھی اور دروازے کی طرف جاتے ہوئے رک گئی، اسنے مجھے مایوس پا کر کہا میں کل آؤنگی، آپ سو جائیں رات بہت ہو گئی ہے، میںنے کہا رابعہ ! جب آنے لگو تو چنٹو کو بھی ساتھ لے آنا، تم دونوں کو دیکھ کر دل بہل جاتا ہے، وہ دروازے پر رک گئی اسکی حسین و جمیل نگاہوں کے سمندر میں درد کا طوفان اٹھنے لگا تھا، اس سے پہلے کہ اسکے نیناں برستے میری آنکھیں بے اختیار ہو چکی تھیں، تب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں رنگین پنسل موجود ہے اور میں رابعہ کے تخیل میں کہیں گم ہو گیا تھا اور تصویر ویسی کی ویسی رکھی رہی ادھوری سی وہ آج بھی مکمل نہ ہو سکی۔

Article Link http://w w w .mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2136
Join us on facebook https://w w w .facebook.com/mirfatehalishah

www.mirfatehalishah.com

Convert webpages to pdf online with PDFmyURL